Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۵
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعرات
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت پندرہ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | ۱۹ شوال ۱۳۹۳ھ ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۵۲ھ ۱۵ نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت تاحال ناساز ہے۔ کمر میں درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میجر محمود احمد صاحب پسر محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے سات ماہ سے کئی عوارض میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے محترم ملک صاحب اور سب اعزہ سخت پریشان ہیں۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت اور عمر دراز عطا فرمائے۔

(محمد احمد عفی عنہ از جامعہ احمدیہ ربوہ)

بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مقام اجتماع انصار اللہ میں مکرم محمد دین صاحب منگلا ایم۔ ایس۔ سی (جیالوجی) ابن محترم رائے اللہ بخش صاحب منگلا آف چک منگلا کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ سلیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودہا کے ہمراہ دس ہزار روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار نصیر احمد چوہدری۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نصرت جہاں پروگرام کی کامیابی

لائبیریا (افریقہ) میں احمدیہ ہسپتال اور سکول کیلئے حکومت نے ۱۵۰ ایکڑ زمین دی تھی جس میں احمدیہ ہسپتال کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا ہے۔ سکول فی الحال عارضی عمارت میں شروع کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان دونوں منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے

ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع، حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے

جو شخص یہ خیال کرے کہ قرآن کے کسی ایک حکم میں بھی ترمیم یا تنسیخ ہو سکتی ہے وہ ہمارے نزدیک ملحد اور کافر ہے

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جسکے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسلؐ کے حاصل ہو سکیں اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۸ - ایڈیشن اول)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ نبوت ۱۳۵۲ ہش

جملہ کتب سماوی پر قرآن مجید کی ایک مہتم بالشان فضیلت

قرآن مجید کی ایک مہتم بالشان فضیلت یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اور اس لئے لیا ہے کہ اسے اس نے قیامت تک روئے زمین پر رونما ہونے والے انسانوں کی نجات کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے۔ چونکہ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں وہ مختص القوم اور مختص الزمان تھیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا خود ذمہ نہیں اٹھایا البتہ اُن قوموں کو جن کی اُس دور کی ضرورت کے مطابق ہدایت کے لئے وہ نازل کی گئی تھیں اُس نے یہ حکم دیا کہ وہ خود ان کتابوں کی حفاظت کریں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ ایک زمانہ تک تو وہ قومیں ان کی حفاظت کرتی اور ان پر کما حقہ عمل کرتی رہیں۔ لیکن بعد ازاں ان میں جب بگاڑ پیدا ہوا تو انہوں نے ان کتابوں کو بھی محرف و مبدل کرنا شروع کر دیا اور انہیں مسخ کر کے رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تورات اور انجیل اب اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت سے بہت پہلے ہی محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ قرآن مجید کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ دار انسانوں کو نہیں ٹھہرایا بلکہ یہ ذمہ اس نے خود لیا کہ وہ اپنے اس کلام کی جسے اس نے قیامت تک رونما ہونے والے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بطور کامل ترین آخری شریعت کے نازل کیا ہے خود حفاظت کرے گا اور کوئی بھی اس میں تحریف کرنے یا اسے بدلنے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ اس نے خود قرآن مجید میں ہی اس دائمی حفاظت کے حتمی وعدے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر آیت ۱۰)

اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

قرآن مجید کی یہ ایک ایسی عظیم الشان فضیلت ہے کہ کوئی کتاب بھی اس لحاظ سے اس کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اس فضیلت کو اجاگر کرنے کے لئے سابقہ کتب کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ ہرچند کہ ہم نے جن قوموں کی طرف یہ کتابیں نازل کی تھیں انہیں ان کی حفاظت کرنے کی تاکید کی تھی لیکن نہ صرف یہ کہ وہ اسکی حفاظت نہیں کر سکیں بلکہ خود انہوں نے ان میں تحریف کر کے انہیں بدل کر رکھ دیا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ تورات کے ضمن میں اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود یہود پر ڈالی گئی تھی اور ایک زمانہ تک وہ اس ذمہ داری کو نبھاتے چلے گئے فرماتا ہے:-

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۤءَ ۚ (المائدہ ۴۵)

ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اُتارا تھا اسکے ذریعہ سے انبیاء جو (ہمارے) فرمانبردار تھے اور عارف اور علماء بسبب اس کے کہ ان سے اللہ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر نگران تھے یہودیوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔

یہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود کو حکم دیا تھا کہ وہ ان کی طرف نازل کی جانے والی شریعت یعنی تورات کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھیں۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۶۴) لیکن جب ان میں بگاڑ پیدا ہوا تو وہ نہ صرف یہ کہ اس کی حفاظت نہ کر سکے بلکہ انہوں نے خود اس میں تحریف شروع کر دی بلکہ اپنے پاس سے آیات گھڑ گھڑ کر اس میں شامل کرنے لگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا (النساء آیت ۴۷)

جو لوگ یہودی ہیں ان میں سے بعض (خدائی) باتوں کو ان کی جگہوں سے ادل بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور باوجود اسکے ہم نے نافرمانی کی

نیز فرماتا ہے:-

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ (البقرہ آیات ۷۹-۸۰)

اور ان (اہل کتاب) میں سے بعض اَن پڑھ ہیں جو چند جھوٹی باتوں کے سوا اپنی کتاب کا کچھ بھی علم نہیں رکھتے اور وہ صرف ظنی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ پس جو لوگ اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں اور پھر اسکے ذریعہ سے تھوڑی سی قیمت حاصل کرنے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ یہ (کتاب) اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کیلئے (ایک سخت) عذاب مقدر ہے۔ پھر (ہم کہتے ہیں کہ) ان کیلئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کے سبب سے (ایک سخت) عذاب مقدر ہے اور اسکے سبب سے بھی عذاب مقدر ہے جو وہ کماتے ہیں۔

بہرحال یہود کلام الٰہی کی حفاظت نہ کر سکے بلکہ خود اس میں تحریف اور اپنی طرف سے اضافوں کے مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مورد بنے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تورات کی دائمی حفاظت کا خدا نے خود ذمہ نہیں لیا تھا بلکہ یہ کام اُس نے یہود پر ہی چھوڑ دیا تھا جسے انجام دینے میں وہ بری طرح ناکام رہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کو انسانوں پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کی دائمی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تحریف سے یکسر پاک ہے اس میں تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ تاقیامت ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ اس کا محافظ خود خدا ہے اور اُس نے اسکی دائمی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام قرآن مجید کی اس مہتم بالشان فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالیٰ نے دکھائی ہے۔ یہودیوں کو تورات کے لئے کہا کہ اس میں تحریف و تبدیل نہ کرنا اور بڑی بڑی تاکیدیں اس کی حفاظت کی ان کو کی گئیں لیکن کم بخت یہودیوں نے تحریف کر دی۔ اسکے بالمقابل مسلمانوں کو کہا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یعنی ہم نے اس قرآن مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ پھر دیکھ لو کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی۔ ایک لفظ اور نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا اور کوئی ایسا نہ کر سکا کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا" (ملفوظات جلد ششم ۲۲۵، ۲۲۶)

پس جملہ کتب سماوی پر جو نزول قرآن کے بعد منسوخ ہو چکی ہیں قرآن مجید کی یہ ایک نہایت ہی مہتم بالشان فضیلت ہے کہ یہ تحریف و تبدیل سے یکسر پاک ہے اور تاقیامت کوئی بھی اس کا ایک شعشہ اور نقطہ بھی تبدیل نہیں کر سکے گا اس لئے کہ خود خدا تعالیٰ نے اِس کی دائمی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔

مسلمانوں کا سب سے اوّل اور مقدم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عمل کو قرآن مجید کے مطابق بنائیں نہ کہ اپنی بے عملی کے باوجود جس کا انہیں خود اقرار ہے قرآن کی حفاظت کے اجارہ دار بننے کی کوشش میں قرآن سے دوری اور مہجوری کی راہیں تلاش کرتے پھریں۔ خدا تعالیٰ جو خود اِس کا محافظ ہے ایسے وجودوں کو پیدا کر کے جو قرآن کو اپنا دستور العمل بنانے والے اور اس کے غیر محدود حقائق و معارف کا خدا سے علم حاصل کر کے ان سے دُنیا کو روشناس کرانے والے ہوں ہر زمانہ میں پیدا کرتا چلا آرہا ہے اور کرتا چلا جائے گا۔ اس طرح وہ اس کی عدیم النظیر رنگ میں حفاظت کرتا چلا آرہا ہے اور تاقیامت کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ دُنیا پر آشکار کرتا چلا آرہا ہے اور کرتا چلا جائے گا کہ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

ہم نے ہی قرآن مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا (مغربی افریقہ) میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف کا ورود مسعود

سربراہ مملکت چیف جسٹس ۔ وزیر خارجہ ۔ اٹارنی جنرل ۔ اشانٹی سفراء اور عمائدین سے ملاقات

احمدیہ مشن گھانا اور چیف جسٹس گھانا کی طرف سے استقبالیے ۔ پریس کانفرنس سے خطاب ۔ ٹیلیویژن پر انٹرویو

اکرہ ۔ کماسی ۔ سالٹ پانڈ اور سویڈرو میں جماعتی اجتماعوں سے خطاب

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ۔ شاہد پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ

(۳)

شاہ اشانٹی سے ملاقات

پروگرام کے مطابق اس وقت چونکہ اشانٹی ریجن کے شاہ سے ملاقات مقرر تھی اس لئے آپ نے اپنا خطاب درمیان میں روک دیا اور فرمایا کہ میں ابھی اشانٹی کے چیف سے ملاقات کے لئے جا رہا ہوں دوبارہ میری تقریر کا ترجمہ آپ کو سنایا جائے گا ۔ اس کے بعد آپ اشانٹی کے چیف سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے اس کے ساتھ ہی موسلا دھار بارش شروع ہو گئی ۔ قافلہ میں بقیہ تمام پاکستانی احباب اور بعض مقامی دوست بھی شامل تھے ۴½ بجے کے قریب اشانٹی چیف جن کا نام Otumfo Opoku Ware II ہے کے محل پر پہنچے ۔ چیف کو مقامی زبان میں ASANTEHENE کہتے ہیں ۔ جس کے معنے بادشاہ کے ہیں ۔ موجودہ زمانہ میں گو یہ ایک روایتی بادشاہت ہے تاہم اب بھی چیف کو اپنے علاقہ میں کافی اقتدار حاصل ہوتے ہیں اور اسکو بہت عزت اور عظمت حاصل ہوتی ہے ۔ اشانٹی کسی زمانہ میں بڑی اہم مملکت تصور کی جاتی تھی اشانٹی کی بادشاہت کی بنیاد ۱۶۳۰ء میں پڑی اس کے بعد ۱۸۷۰ء تک بارہ بادشاہوں کے دور میں سے گذرا ۱۸۹۶ء میں اشانٹی برٹش حکومت کے تحت آ گیا ۔ اس کے بعد گو چیف کا نظام ابھی تک قائم ہے مگر چیف کے اختیارات محدود کر دئیے گئے ہیں ۔ موجودہ چیف اشانٹی کے سولہویں یا غالباً سترھویں بادشاہ ہیں یہ اٹلی میں سفیر بھی رہے ہیں

اشانٹی چیف نے محترم چوہدری صاحب کی بڑی عزت اور تکریم کی اور بڑے احترام سے پیش آیا ۔ محترم مولانا کلیم صاحب چونکہ اس سے پہلے بھی شناسائی تھی اس موقعہ پر باقی احباب کو بھی چیف سے متعارف ہونے کا موقعہ ملا ۔ چیف نے مہمانوں کی مشروبات سے تواضع کی ۔ یہ ملاقات تقریباً ۳۰ منٹ جاری رہی ۔ ملاقات کے دوران مختلف موضوعات پر غیر رسمی گفتگو اور بے تکلف گفتگو ہوتی ۔ ملاقات کے اختتام پر چیف نے محترم چوہدری صاحب اور مولانا کلیم صاحب کے ہمراہ بشمول دیگر اراکین قافلہ تصاویر بھی اتروائیں ۔

جماعت سے دوبارہ خطاب

ملاقات کے بعد محترم چوہدری صاحب دوبارہ سکول کی عمارت میں تشریف لائے اور خطاب جاری فرمایا اپنے اس خطاب میں محترم چوہدری صاحب نے فرمایا کہ تمام بڑے مذاہب میں ایک پیشگوئی موجود ہے کہ آخری زمانہ میں انسانیت کو ایک بڑے مسئلہ کا سامنا ہوگا اور انسان مادی لحاظ سے بڑی ترقی کرے گا مگر اسکے ساتھ ہی ایک تضاد بھی ہوگا کہ جتنی بڑی ترقی ہوگی اسی قدر اخلاقی زوال بھی ہوگا ۔ اس کے ساتھ ہی ہر مذہب میں یہ بھی پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک عظیم روحانی مصلح پیدا ہوگا اور یوں ہر مذہب کے متبعین کو ایک آنے والے مصلح کے لئے ذہنی طور پر تیار کر دیا گیا تھا پس جب وہ آخری زمانہ آیا جبکہ انسان اخلاقی گہرائیوں میں گر گیا تب ضرورت تھی کہ وہ مصلح بھی پیدا ہو جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن بھی ہے جس کے تحت وہ ضرورت پیدا ہونے سے پہلے ہی چیز مہیا کرتا ہے پس رحمانیت کی صفت کے تحت یہ ضروری تھا کہ جیسے ہی انسانیت اخلاقی اور روحانی لحاظ سے گرے موعود مصلح بھی پیدا ہو جائے پس ضرورت تو بہت پہلے سے پیدا ہو چکی ہے اور اس لئے مصلح کو مبعوث کرنے کا وعدہ بھی پورا ہونا چاہیئے ۔ ورنہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ خدا مر گیا ہے سچے ٹھہریں گے مگر جہاں اللہ تعالیٰ کے اور ہزاروں وعدے پورے ہوتے آئے وہاں یہ وعدہ بھی پورا ہوا ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہم اس آسمانی مصلح کو تلاش کریں ۔ پس وہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ہیں جو ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات ہوئی ۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس صدی میں جو ختم ہو رہی ہے کوئی دوسرا ایسا شخص نہیں ہے جس نے ایسا دعویٰ کیا ہو ۔ جہاں تک آپ کے دعویٰ کی سچائی کا تعلق ہے میں صرف ایک دلیل پیش کرتا ہوں میں نے کہا ہے کہ آپ سو سال زندہ رہے اور یہ دعویٰ آپ نے ۱۹ویں صدی کے اختتام پر کیا گو الہامات کا سلسلہ اس سے بہت پہلے جاری تھا جب آپ نے دعویٰ کیا تو اس زمانہ کے تمام بڑوں نے اور علماء نے بھی آپ کو جھٹلا دیا تمام اپنوں اور بیگانوں نے آپ کو کافر قرار دیا مگر ان میں سے ایک بھی آپ کی زندگی پر کوئی حرف نہ اٹھا سکا ۔ ان دنوں میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" گو آپ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔ مگر اس زمانہ میں اس خاندان کی وقعت بہت کم ہو گئی تھی اور پھر تمام لیڈروں نے مخالفت شروع کر رکھی تھی ۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ۔ مگر آج اس وقت یہاں پر آپ میں سے ہر شخص اور اسی طرح مغربی افریقہ کا ہر احمدی اس بات کی سچائی کا گواہ ہے کہ وہ وعدہ پورا ہوا ۔ پس خدا نے ہی یہ وعدہ کیا اور پھر خود ہی پورا کیا اور ہر روز اس وعدہ کی سچائی نمایاں ہوتی جا رہی ہے اور جو مخالفت کر رہے ہیں وہ مٹتے جا رہے ہیں ۔ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے آپ کی سچائی کا ۔ پس نجات کا ذریعہ آ گیا ہے اس کے علاوہ اور کوئی نجات کا ذریعہ نہیں ہے اس کے بعد آپ نے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے پیارے معزز بھائیو اور بہنو! آپ کو کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ کرے کہ آپ کو جو احمدیت نصیب ہوئی ہے وہ آپ کے کسی کمال کی وجہ سے ہے ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صرف آلہ کے طور پر چنا ہے پس انکساری اختیار کریں انسانیت سے ہمدردی کریں اور ایسا نمونہ پیش کریں کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ ان لوگوں میں کوئی ایسی چیز ہے جو ہم میں نہیں ہے ۔ پس خدا کے حضور ہر وقت سجدہ ریز رہیں کہ وہ ہمیں طاقت دے کہ ہم اس کی خدمت کریں ۔ اس کے لئے نہیں بلکہ محض اپنے لئے کیونکہ خدا ہماری خدمت کا محتاج نہیں ہے ۔ آپ میں سے کسی کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ میں نے کچھ کیا ہے میں نے اپنی زندگی میں کئی ایسے لوگ دیکھے جو ایک وقت میں آسمان روحانیت کے ستارے نظر آتے مگر پھر وہ گر گئے اور جلد برباد ہو گئے ۔ پس میں آپ کو سمجھاؤں کہ ظاہری عبادات خدا کی رضا کو طلب نہیں کر سکتیں جب تک ان کے پیچھے اطاعت کی روح نہ ہو ۔ پس کسی لحظہ بھی تمہارے دلوں میں "میں" کا خیال نہ آئے جب بھی ایسا خیال آئے تو سمجھو کہ شیطان کی طرف سے ہے ۔ پس تمہاری روح خدا کے حضور گری رہنی چاہیئے تب فرشتے اسکو اٹھائیں گے

محترم چوہدری صاحب کا یہ خطاب قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ تک جاری رہا ۔ بعد میں اس کا ترجمہ مکرم اسمٰعیل بی کے ایڈو صاحب نے پڑھ کر احباب کو سنایا ۔ دریں اثنا احباب و خواتین نے ایک گیت بھی گایا جس میں یہ شعر بھی تھا کہ "وہ مہدی جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے"

اجلاس کے آخر میں اشانٹی کی جماعت کی طرف سے محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں بطور یادگار ایک سٹول جو چیف کا تخت سمجھا جاتا ہے نیز ایک جوڑا جوتوں کا جو چیف استعمال کرتے ہیں پیش کیا جس کا محترم چوہدری صاحب نے شکریہ ادا فرمایا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد محترم مولانا کلیم صاحب کی درخواست پر آپ نے پھر دوبارہ مقامی جماعت سے خطاب فرمایا۔ اپنے اس خطاب میں محترم چوہدری صاحب نے خلافت کی ضرورت، اس کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس اسلامی النظام کی صحیح قدر صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ ہم اطاعت سچی اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہوں اور ہر حال میں امام کی پوری پوری اطاعت کریں۔

خطاب کے بعد دو نئے بیعت شدہ دوستوں نے آپ سے ملاقات کی۔

سالٹ پانڈ کیلئے روانگی

دوسرے روز یعنی ۲ ستمبر بروز اتوار بوقت پونے نو بجے امیر صاحب مقامی مولانا کلیم صاحب کی معیت میں سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہوئے

سفر کے دوران محترم چوہدری صاحب نے خلافت اولیٰ کے متعدد واقعات۔ منکرین خلافت کے طرز عمل۔ نیز بعض اور جماعتی نشانات اور خود اپنے بعض حالات بھی نہایت ہی دلچسپ انداز میں سنائے۔

سالٹ پانڈ میں ورود

۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر ہم سالٹ پانڈ پہنچے جہاں سنٹرل اور ویسٹرن ریجن کے ہزاروں احباب مرد عورتیں اور بچے آپ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ شہر کے باہر سے لے کر مشن ہاؤس تک نصف میل کے فاصلہ میں احباب سڑک کے دونوں کناروں پر استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ جیسے ہی کاروں کا قافلہ ان کو نظر آیا۔ انہوں نے نہایت ہی پرجوش آواز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ فرط محبت سے خدام محترم چوہدری صاحب کی کار کی معیت میں دونوں طرف کار کے ساتھ ساتھ جو اس وقت نہایت آہستہ چل رہی تھی۔ بھاگتے جا رہے تھے۔ دونوں اطراف سے احباب کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی عجیب کیف انگیز نظارہ تھا جس سے محترم چوہدری صاحب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ آپ نے اس امر کا ذکر اپنی تقریر میں بھی فرمایا۔

جماعت سے خطاب

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد محترم چوہدری صاحب۔ محترم امیر صاحب مولانا کلیم صاحب کی معیت میں جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جو بحر اوقیانوس کے ساحل پر مارکی لگا کر ایک گھنٹے خیمے کے نیچے کافی عرصہ سے باہمی ملاقات کے لئے منتظر ہوئے احباب نے جو مسجد سے ملاقات اور آپ کے خطاب کو سننے کے لئے بے تاب تھے۔ پرجوش نعروں سے اور اہلاً و سہلاً و مرحباً سے آپ کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے ظہر و عصر کی نمازیں احباب نے محترم مولانا کلیم صاحب کی اقتداء میں ادا کیں۔ اذان کے بعد محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ اور اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم معزز احمدی احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے ایک طالبعلم ذو یوسف بن صالح نے کی جس میں اس نے سورۃ الحجرات کی آخری آیات کی تلاوت کی اور بعد ازاں کا ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد سالٹ پانڈ کی تعلیم القرآن کلاس کے چند بچے جس کی انچارج محترم مولانا کلیم صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ ہیں۔ سٹیج پر آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ بعد میں محترم امیر صاحب مولانا کلیم صاحب کے ارشاد پر جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم الحاج حمدان بگ صاحب نے ایڈریس پڑھا جس کا ترجمہ مقامی فانٹی زبان میں جماعت گھانا کے جنرل سیکرٹری مکرم سہو جا جانسٹن صاحب نے کیا اس کے بعد محترم چوہدری صاحب نے اپنا خطاب شروع کیا۔ آپ نے فرمایا:-

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے محض اپنے فضل و رحم سے چند لمحے اپنی زندگی کے آپ بھائیوں کے درمیان گزارنے کی توفیق بخشی۔ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہیں اور جو خدا کی رضا کی طلب میں مگن ہیں میرے بھی جذبات تشکر بعینہٖ ہیں کی بنا پر میں نے ابتدا میں تین بار الحمد للہ کہا۔ اور میں اس خداوند کا بہت ہی شکرگزار ہوں جس نے مجھے آپ سب سے اس مقدس مقام پر ملاقات کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں نے مقدس کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ یہاں پچاس سال قبل اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم نشان اس جگہ پورا ہوا وہ نشان یہ تھا کہ آج سے تقریباً ایک صدی پیشتر اللہ تعالیٰ نے ایک دور دراز کے ملک میں اپنے ایک بندے کو مبعوث کیا اور اس سے وعدہ کیا اور بے شمار وعدے کئے جن میں یہ بھی وعدہ کیا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور یہ زمین کا ایک کنارہ ہے۔ میں کسی اٹلس پر یا کسی نقشہ پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے دائیں طرف بحر اوقیانوس اس امر کا گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیشمار علاقوں میں سے صرف اس جگہ کو اپنے نشان کے اظہار کے لئے منتخب کیا۔ سب سے پہلے وہ آسمانی پیغام مغربی افریقہ کے اس خطے پر پہنچا اور یہاں سے اطراف میں پھیلنا شروع ہوا پس میرے لئے یہ انتہائی شکر کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میری محدودگی میں بھی اس جگہ کی زیارت کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ نے فرمایا کہ وقت اجازت نہیں دیتا تاہم میں ایک دو پیغام آپ کے لئے چھوڑ جانا چاہتا ہوں۔ پہلا یہ ہے کہ اسلام جس کا احیاء اس زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ سے مقدر ہو چکا ہے عدل، انصاف اور امن کا علمبردار مذہب ہے یہ مذہب ہے عدل و مساوات کا کیونکہ اسلام میں انسان اور انسان میں کوئی تفریق رنگ و نسل کی بناء پر نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ انسان کو کسی دوسرے انسان پر کسی رنگ یا نسل یا قبیلہ کی بناء پر فضیلت حاصل نہیں ہے انسانی حقوق کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں۔ البتہ فضیلت کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اسی طرح اسلام انصاف کا مذہب ہے کیونکہ خدا تعالیٰ انصاف کرنے والا خدا ہے اور ساتھ ہی وہ غفور الرحیم خدا بھی ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص غلطی کرے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دیتا ہے لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے اور اپنے گناہوں پر اصرار کرے تو اس کو صرف اتنی ہی سزا ملے گی جس قدر اس کا گناہ ہو گا ان معنوں سے وہ انصاف کرنیوالا خدا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اسلام مذہب ہے امن کا۔ یہ مذہب ہے خدمت اور بہبودی کا۔ پس ہمیں یہ خدمت صرف اپنوں تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ ساری انسانیت کی خدمت کرنی چاہیئے اور یکساں طور پر تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے میں مصروف ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔

یعنی (اے مومنو) تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے۔ تمہارا تکلیف میں پڑنا اُس پر شاق گزرتا ہے اور وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔

پس ہم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ہمیں اسی طرح انسانیت کے لئے ہمدردی ظاہر کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

کہ تم بہترین قوم ہو کیونکہ تمہیں تمام انسانیت کی خدمت کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانیت کی خدمت پر بہت زور دیا ہے چنانچہ آپ خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ ع

منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

پس اسی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر ہمیں مخلوق خدا کی خدمت کرنی چاہیئے صرف اسی صورت میں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں اور اسی طریقہ سے ہماری تبلیغ مؤثر ہو سکتی ہے۔ پس لوگوں کے لئے ہمارے دلوں میں محبت، ہمدردی یا بہبودی کا موجزن ہونی چاہیئے کیونکہ اسی طریقہ سے ہم احمدیت کا پیغام لوگوں کے دلوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ یاد رکھیں لفاظی اور مغزی ہماری تبلیغ کو کامیاب نہیں کر سکتی بلکہ صرف اور صرف انسانیت کی سچی محبت اور ہمدردی سے ہی ہم اس کے دل جیت سکتے ہیں۔"

آپ کے خطاب کا ترجمہ مکرم مسعود جالل صاحب نے ساتھ ساتھ احباب کو پڑھ کر سنایا۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی خوشدامن ہاجرہ بیگم بیوہ چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کے بائیں پہلو پر لقوہ کے اور آخر میں فالج کا حملہ ہوا ہے اب حالت قدرے سنبھل رہی ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

محمد اشرف ناصر
شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ ظفر وال کرنڈہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۳)

مسل نمبر ۲۱۴۰۶

میں ناہید حنیف بنت شیخ محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ: ناہید حنیف ۲۶/۵ ۲۴۹۴ شاف کالج روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد: عبدالرحیم سلیم ولد ملک عبدالرحمان صاحب۔ گواہ شد۔ شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۰۷

میں بشریٰ حنیف بنت شیخ محمد حنیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔
الامۃ بشریٰ حنیف ۲۶/۵ ۲۴۹۴ شاف کالج روڈ کوئٹہ گواہ شد عبدالرحیم سلیم ولد ملک عبدالرحمن صاحب گواہ شد۔ شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ

مسل نمبر ۲۱۴۰۸

میں عبدالرحیم سلیم ولد ملک عبدالرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: عبدالرحیم سلیم ولد ملک عبدالرحمان صاحب ۲۶/۵ ۲۴۹۴ شاف کالج روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد: محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن صدر حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۱۴۰۹

میں امۃ الحی زوجہ عبدالرحیم سلیم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر ذمہ خاوند واجب الادا -/۲۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی ۲۰ تولہ اندازاً قیمت -/۸۰۰۰
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تاحیات اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ: امۃ الحی اہلیہ عبدالرحیم سلیم ۲۶/۵ ۲۴۹۴ شاف کالج روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد عبدالرحیم سلیم خاوند موصیہ ۲۶/۵ ۲۴۹۴ شاف کالج روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۱۰

میں میاں احمد ولد محمد اسماعیل صاحب قوم اعوان پیشہ کاریگر عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:
مکان ایک عدد واقع چک تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبلپور مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں احمد بقلم خود خورشید منزل حال مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد: محمد عیسیٰ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد: اللہ یار صدر جماعت احمدیہ خورشید منزل حال مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۱۴۱۱

میں محمد الیاس خان ولد محمد عیسیٰ خان خانصاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: محمد الیاس ولد محمد عیسیٰ خان خان صاحب مکان نمبر 38/د3 میکانگی روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ محمد عیسیٰ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد میاں بشیر احمد صدر موصیان کوئٹہ۔

بازیافتہ سائیکل

خاکسار کو ایک سائیکل رحمت بازار سے کل شام کو ملا ہے۔ جس صاحب کا ہو وہ سائیکل کا نمبر اور مارکہ بتا کر مجھ سے لے سکتا ہے۔
نعیم احمد
نعیم جنرل سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے خالو جان مرزا بشیر احمد ہیڈ آف ڈسکہ کافی عرصہ سے شوگر کے مریض ہیں۔ اب گردوں کی تکلیف کی وجہ سے صحت بہت خراب ہو گئی ہے آج کل گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (آمین ثم آمین)
(بشارت احمد ابن ڈاکٹر غلام محمد معلم وقف جدید)

هو الشافی

بواسیر خونی و بادی PILES

جناب ارشاد علی خان صاحب نیشنل بینک آف پاکستان لاہور لکھتے ہیں:-
"خاکسار کو پرانی بواسیر کا عارضہ تھا میں نے پائلز کیور (PILES CURE) کی چار خوراکیں استعمال کیں جس کی وجہ سے اس موذی تکلیف سے نجات حاصل کرلی"
قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے۔ ڈاک خرچ -/۲

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
لاہور - کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
ہیڈ آفس گول بازار ربوہ فون نمبر ۹۰

ونٹ ورڈ
کھانے اور لگانے کی دوا قیمت -/۲
کا فوری اور مستقل علاج "لو تھلین" ناقابل برداشت درد و سوختگی کو دور کرتی ہے۔ سوزش و سوجن جوڑوں میں درد۔ کا فوری اور کامیاب علاج۔
شاہ جہاں ہومیو سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ضرورت ہے

ایک چپڑاسی کی ضرورت ہے۔ ۱۵ نومبر تک درخواستیں لے کر صبح ۹ بجے دفتر گول بازار میں حاضر ہو جائیں۔
P.I.A.
ربوہ پی آئی اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفتیٔ اعظم دیوبند کی تحریفِ قرآن؟ یا سہوِ کتابت؟

دیوبندی تحریک کے مفتی اعظم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب دیوبندی کے فتاویٰ میں سے بطور نمونہ "تحریفِ قرآن" کی ایک مثال درج ذیل ہے:۔

مفتی اعظم:۔ وَخلق لکم کھیئۃ الطیر

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

اصل آیت: اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ

(آلِ عمران آیت ۴۹)

محترم ماسٹر حسن محمد صاحب کلو سوہلوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے تایا جان مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب کلو سوہلوی پنشنر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ربوہ (والد برادرم پروفیسر چوہدری حمید احمد صاحب ایم اے حال نائیجیریا) ڈیڑھ دو سال تک بیمار رہنے کے بعد ۲۶/۱۰ بروز ہفتہ ۹ بجے شب کے قریب اپنی لڑکی کے پاس پیپلز کالونی لائلپور میں بتقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اجتماع انصار اللہ کے ختم ہونے کے بعد ۲½ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے بہت سے احباب کے علاوہ اجتماع انصار اللہ پر آئے ہوئے مہمانوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔ بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ جس کے مکمل ہونے پر آپ کے ایک دیرینہ اور یکرنگ دوست محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ ماسٹر صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین!

(شریف احمد کلو کارکن دفتر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میری بچی عزیزہ صبیحہ سعید نے اس سال ایم اے (عربی) کے امتحان میں ۵۳۵/۸۰۰ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے گزشتہ سال بھی بی اے آنرز (عربی) میں یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث ہو۔ آمین!

محمد سعید لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) لاہور چھاؤنی

ضروری اعلان

جن لڑکیوں نے دفتر لجنہ مرکزیہ میں کلرک کی آسامی کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا انٹرویو ۱۸؍ نومبر بروز اتوار صبح ۱۰ بجے دفتر لجنہ مرکزیہ میں ہوگا۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ربوہ میں ملازمت کا عمدہ موقع

ربوہ میں ایک ادارہ کے لئے ورک چارج انسٹرکٹر کی ضرورت ہے جو کہ بی۔ ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ یا بی۔ ایس سی ٹیکنالوجی یا ایم۔ ایس سی فزکس۔ ٹیلی ویژن کی مرمت کا تجربہ رکھتا ہو یا کسی پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کا ڈپلومہ ہولڈر ہو جو کہ پانچ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ کا سکیل درج ذیل ہوگا:۔

۳۰۰ ۔ ۱۵ ۔ ۴۵۰ روپے ماہانہ

منتخب امیدوار کو ریڈیو اور ٹیلیویژن کی مرمت کا کام دوسروں کو سکھانا ہوگا۔ امیدوار اپنی درخواستیں بمعہ اسناد جلد از جلد درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ درخواست کے لفافہ کے بائیں کونہ پر ٹیلی ویژن کا لفظ لکھ کر بھیجیں۔ انٹرویو کے لئے صرف مناسب قابلیت رکھنے والے امیدواران کو بلایا جائے گا۔

معرفت ایڈیٹر "الفضل" ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا نہایت کامیاب وقارِ عمل

تین صد خدام نے وقارِ عمل میں حصہ لیا:

گزشتہ دنوں ماڈل کالونی کراچی میں تقریباً تین صد خدام ایک شاندار وقارِ عمل میں شریک ہوئے۔ وقارِ عمل سے قبل جناب میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے خطاب فرمایا اور ہنگامی حالات کے مواقع پر خدمتِ خلق کی اہمیت واضح کی۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے عوام کسی بھی دوسرے ملک کے عوام سے صلاحیتوں میں کم نہیں ہیں۔ اگر صحیح قیادت میسر ہو تو وہ اپنی مدد آپ کے اصول پر اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خدمتِ خلق کے بے لوث کام کے لئے ہنگامی طور پر خدام الاحمدیہ کی خدمات ہر وقت اور ہر جگہ حاضر ہیں۔

بارشوں کے سبب ماڈل کالونی میں جگہ جگہ پانی اکٹھا ہونے اور خودرو جھاڑیوں کے پھیل جانے کی وجہ سے مقامی آبادی کو بہت تکلیف کا سامنا تھا۔ چنانچہ رفاہِ عامہ کی مختلف انجمنوں کو صفائی کے کام میں تعاون کی درخواست کی گئی۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے تقریباً تین سو خدام کام میں شریک ہونے کے لئے پہنچ گئے۔ انہوں نے صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک تمام علاقہ میں صفائی کا کام کیا۔ ان خدام کو پندرہ پندرہ کے گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس مہم میں مقامی آبادی بھی شریک ہوئی۔

علاقہ کے سرکردہ افراد نے خدام کے جذبۂ خدمتِ خلق کو سراہا اور اس بات پر زور دیا کہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں حصہ لینا ہر شہری کا فرض ہے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۲۹؍ اکتوبر بروز پیر بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت برادرم عزیزم چوہدری شاہد احمد صاحب لندن ابن محترم ماموں چوہدری محمد اسلم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نزہت صاحبہ بنت محترم میجر محمد افضل صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور بعوض مبلغ ساڑھے سات ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین!

(صلاح الدین احمد۔ مشیر قانونی و ناظم جائداد)

درخواستِ دعا

میرے بڑے فرزند ملک محمد صدیق اسٹیشن ماسٹر ضعفِ قلب کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ایک نیا عارضہ یہ لاحق ہوا ہے کہ بائیں کندھے اور بازو میں شدید درد اٹھتا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے لینے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی گردن کے پاس اندر کے رخ جھک رہی ہے جس کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ اس نئی تکلیف کا میو ہسپتال میں علاج کرانا ہوگا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(ملک فضل حسین احمدی مہاجر۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کے بچے عزیزم اسمٰعیل مبارک احمد صاحب ساقی نے پرائمری کے وظیفہ کے امتحان میں ضلع راولپنڈی سے دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد ارشد

انسپکٹر دفتر جائیداد ربوہ